# درس یازدھم

## گیارھواں سبق

# موسیٰؑ وشبان

## (موسیٰؑ اور چرواھا)

شاعر: مولانا جلال الدین رومیؒ

### مشکل الفاظ کے معانی

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| شبانی | ایک چرواھا | خلق | مخلوق |
| کو(کہ او) | کہ وہ | دھانم | میرا منہ |
| تو کجایی | تو کہاں ہے | دوختی | تو نے سی دیا |
| چاکرت | تیرا ملازم | سوختی | تو نے جلا دی |
| چارقت | تیرا چرواہوں والا جوتا | جامہ | لباس |
| دوزم | میں سیوں | بدرید | اس نے پھاڑا |
| شانہ | کنگھی | آھی کرد تفت | گرم آہ بھری |
| دستکت | تیرے چھوٹے ہاتھ | سرنہاد | رخ کیا، سر رکھا |
| بوسم | میں چوموں | بیابان | صحرا |
| پایکت | تیرے چھوٹے پاؤں | فصل کردن | جدا کرنا |
| بروبم | میں صاف کرو | برون | ظاہر |
| جایکت | تیری جگہ | ننگریم | ہم نہیں دیکھتے |
| خویش | اپنا | قال | زبانی باتیں |
| خان و مان | گھر اور مال | درون | باطن |
| بزھای من | میری بکریاں | حال | کیفیت۔نیت |
| می می وھیھا | بکریوں کو ہانکنے کی آواز | حق | خداوند تعالیٰ |
| زین نمط | اس طرح | دوید | وہ دوڑا |
| مارا آفرید | ہمیں بنایا | مژدہ دہ | خوشخبری دینے والا |
| چرخ | آسمان | دستوری | ایک حکم |
| خیرہ سر | دیوانہ۔پاگل | دل تنگت | تیرا غمگین دل |

☆☆☆

۱۔ دید موسیٰؑ یک شبانی را بہ راہ     کو ھمی گفت: ای خدا و ای الہ

ترجمہ:

حضرت موسیٰؑ نے راستے میں ایک چرواہے کو دیکھا جو کہہ رہا تھا: اے خدا اور اے اللہ۔

www.downloadclassnotes.com

**تشریح:**

حضرت موسیٰؑ خداوند تعالیٰ کے بہت محبوب پیغمبر تھے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلام ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ کسی جگہ سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے راستے میں ایک چرواہے کو دیکھا جو خداوند تعالیٰ کو پکار کر کہہ رہا تھا کہ اے خدا' اے میرے معبود۔

**۲۔ تو کجایی تا شوم من چاکرت　　　چارقت دوزم کنم شانہ سرت**

**ترجمہ:**

تو کہاں ہے تاکہ میں تیرا خادم بنوں۔ تیرے جوتے سیوں' تیرے سر کو کنگھی دوں۔

**تشریح:**

چرواہے کے دل میں خداوند تعالیٰ کی چاکری کرنے کا جذبہ موج زن ہے۔ وہ کہتا ہے اے خدا تو کہاں ہے میرے پاس آ تا کہ میں تیری چاکری کر سکوں۔ تیرے جوتے سیوں تیرے سر کو کنگھی دوں۔ چرواہا اپنے انداز میں خدا سے اظہار عقیدت کر رہا تھا۔ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ خدا ان چیزوں سے بے نیاز ہے۔

**۳۔ دستکت بوسم' بمالم پایکت　　　وقت خواب آید' بروبم جایکت**

**ترجمہ:**

میں تمہارے ننھے منے ہاتھوں کو چوموں' تیرے ننھے منے پاؤں کو ملوں جب سونے کا وقت آئے تو میں تیری سونے کی جگہ صاف کروں۔

**تشریح:**

چرواہا اپنی دانست میں خدا تعالیٰ کو ننھا منا سمجھتے ہوئے کہتا ہے کہ اے خدا میں تیرے ننھے منے ہاتھ چوموں تیرے ننھے منے پاؤں ملوں اور جب سونے کا وقت آئے تو تیری سونے کی جگہ صاف کروں۔ چرواہا اپنے انداز میں خدا تعالیٰ سے اظہار محبت کرتا ہے۔

**۴۔ گر ترا بیماری آید بہ پیش　　　من ترا غمخوار باشم ہمچو خویش**

**ترجمہ:**

اگر تجھے کوئی بیماری آئے تو میں اپنوں کی طرح تیرا غمخوار بن جاؤں۔

**تشریح:**

چرواہا اللہ تعالیٰ سے اظہار محبت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر تو بیمار ہو جائے تو میں اپنوں کی طرح تیری غمخواری کروں۔ چرواہا اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کو انسانوں جیسا خیال کرتے ہوئے اسے احساس دلا رہا ہے کہ میں دکھ سکھ میں تیرے ساتھ ہوں۔

**۵۔ ای خدای من' فدایت جان من　　　جملہ فرزندان و خان و مان من**

**ترجمہ:**

اے میرے خدا تجھ پر میری جان قربان میری ساری اولاد، میرا گھر اور تمام مال تجھ پر فدا۔

**تشریح:**

اس شعر میں چرواہا اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے میرے اللہ تجھ پر میری جان' میرے بیٹے اور تمام گھر بار قربان ہو۔ اس شعر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چرواہے کو اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت ہے کیونکہ وہ اس کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہے۔

**۶۔ ای فدای تو ہمہ بزہای من　　　ای بہ یادت ہی ہی وہیہای من**

**ترجمہ:**

اے خدا تجھ پر میری ساری بکریاں قربان ہوں۔ تیری یاد میں ہیں یہ آوازیں جو میں بکریوں کو ہانکنے کیلئے لگاتا ہوں۔

**تشریح:**

ایک چرواہے کیلئے اس کا سب سے بڑا سرمایہ اس کی بکریاں ہوتی ہیں لیکن اللہ کے عشق میں وہ انہیں اللہ تعالیٰ پر قربان کرنے کو تیار ہے۔ بکریوں کو اکٹھا رکھنے کیلئے چرواہے ہی ہی اور ہیہای کی آوازیں لگاتے ہیں۔ چرواہا اللہ تعالیٰ کو کہتا ہے کہ میری یہ ہی ہی اور ہیہای کی آوازیں

بھی تیری یاد میں ہیں۔اس بہانے میں تجھ کو یاد کرتا ہوں۔

**۷۔ زین نمط بیہودہ می گفت آن شبان　　گفت موسیٰؑ : با کہ استی ای فلان؟**

**ترجمہ:**
وہ چرواہا اس طرح کی بیہودہ باتیں کر رہا تھا۔حضرت موسیٰؑ نے کہا: اے فلاں شخص تو کس سے باتیں کر رہا ہے۔

**تشریح:**
جب چرواہا اس طرح کی بیہودہ باتیں کر رہا تھا تو حضرت موسیٰؑ کا ادھر سے گزر ہوا۔انہوں نے چرواہے کی اس طرح کی باتیں سنیں تو انہیں یقین نہ آیا کہ کیا آدمی اس بے ادبی سے خدا تعالیٰ سے مخاطب ہو سکتا ہے؟اس لئے انہوں نے چرواہے سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے فلاں شخص تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟

**۸۔ گفت : با آن کس کہ ما را آفرید　　این زمین وچرخ ازاو آمد پدید**

**ترجمہ:**
اس (چرواہے) نے کہا اس سے بات کر رہا ہوں جس نے ہمیں پیدا کیا۔اسی نے یہ زمین اور آسمان بنائے۔

**تشریح:**
چرواہے نے حضرت موسیٰؑ کو جواب دیا کہ میں اس سے بات کر رہا ہوں جس نے زمین آسمان اور ہمیں پیدا کیا جو ان سب چیزوں کو پیدا کرنے والا یعنی خدا ہے۔

**۹۔ گفت موسیٰؑ: ھای خیرہ سرشدی　　خود مسلمان ناشدہ ' کافر شدی**

**ترجمہ:**
حضرت موسیٰؑ نے کہا: ہائے تو پاگل ہو گیا ہے۔تو مسلمان نہیں ہوا کافر ہو گیا ہے۔

**تشریح:**
جب حضرت موسیٰؑ گفتگو کر رہے تھے تو وہ اس چرواہے سے ناراض ہوئے اور کہا کہ تو اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کر رہا ہے تو پاگل ہو گیا ہے مسلمان ہونے کی بجائے کافر ہو گیا ہے۔حضرت موسیٰؑ کے نزدیک چرواہے کی یہ باتیں کفر کے مترادف تھیں۔

**۱۰۔ گر نبندی 'زین سخن تو حلق را　　آتشی آید بسوزد خلق را**

**ترجمہ:**
اگر تم نے ایسی بات کہنے سے اپنا منہ بند نہ رکھا تو آگ آئے گی اور مخلوق کو جلا دے گی۔

**تشریح:**
حضرت موسیٰؑ نے چرواہے سے کہا کہ اگر تو ایسی بیہودہ باتیں کرنے سے باز نہیں آئے گا تو خدا کا قہر آگ کی صورت میں آسمان سے برسے گا اور مخلوق کو جلا کر رکھ دے گا۔حضرت موسیٰؑ کا خیال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ چرواہے کی بیہودہ باتیں سن کر ناراض ہو جائیں گے۔

**۱۱۔ گفت: ای موسیٰؑ! دھانم دوختی　　وز پشیمانی 'تو جانم سوختی**

**ترجمہ:**
اس (چرواہے) نے کہا: اے موسیٰؑ تم نے میرا منہ سی دیا اور شرمندگی سے تو نے میری جان جلا ڈالی۔

**تشریح:**
حضرت موسیٰؑ نے جب چرواہے کو خدا کی شان میں بیہودہ باتیں کرنے سے منع کیا تو اس کے دل کو بہت دکھ ہوا۔اس چرواہے نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ تم نے میرا منہ سی دیا ہے اور میری جان کو ندامت کی آگ میں جلا دیا ہے۔درحقیقت چرواہے کو اس بات کا علم نہ تھا کہ اس کی باتیں خدا کی شان میں گستاخی کے مترادف ہیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے عشق میں غرق ہو کر اپنی ذہنی استعداد کے مطابق خدا سے مخاطب تھا۔جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ بے حد دکھی اور شرمندہ ہوا۔

**۱۲۔ جامہ را بدرید وآہی کرد تفت　　سر نہاد اندر بیابانی و رفت**

ترجمہ:

اس (چرواہے) نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور گرم آہ بھری۔اس نے صحرا کا رخ کیا اور چلا گیا۔

تشریح:

حضرت موسیٰؑ کی باتیں سن کر چرواہے کے دل کو بہت دکھ ہوا وہ بہت شرمندہ ہوا اور احساس ندامت سے اس نے اپنا گریبان چاک کر لیا۔اس کے دل سے گرم آہ نکلی اور وہ صحرا کی طرف نکل گیا۔

۱۳۔ وحی آمد سوی موسیٰؑ از خدا بندۂ ما را چرا کردی جدا؟

ترجمہ:

خدا کی جانب سے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی آئی کہ ہمارے بندے کو تم نے ہم سے کیوں جدا کر دیا؟

تشریح:

حضرت موسیٰؑ نے چرواہے سے اس طرح ناراض ہو کر بات کی تو حضرت موسیٰؑ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ تم نے ہمارے بندے کو ہم سے کیوں جدا کر دیا۔اللہ تعالیٰ کو چرواہے کی یہ ادا پسند تھی اور وہ صدق دل سے خدا کے ساتھ محبت کا اظہار کرتا تھا۔

۱۴۔ برای وصل کردن آمدی نی برای فصل کردن آمدی

ترجمہ:

تو لوگوں کو (مجھ سے) جوڑنے کیلئے آیا ہے جدا کرنے کیلئے نہیں آیا۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل کی کہ ہم نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے کہ تم لوگوں کو ہماری طرف لاؤ ہم سے ملاؤ تمہیں اس لئے نہیں بھیجا کہ تم مجھ سے محبت کرنے والوں کو مجھ سے جدا کرو۔

۱۵۔ ما برون را ننگریم و قال را ما درون را بنگریم و حال را

ترجمہ:

ہم ظاہر کو نہیں دیکھتے اور نہ ہی زبانی باتوں کو دیکھتے ہیں۔ہم باطن کو دیکھتے ہیں اور (دل کی) حالت دیکھتے ہیں۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی بھیجی جس میں کہا کہ ہم ظاہر کو نہیں دیکھتے اور نہ ہی زبانی باتوں کو دیکھتے ہیں بلکہ ہم باطن کو دیکھتے ہیں اور دل کی حالت کو دیکھتے ہیں۔یعنی بظاہر تو چرواہے کی باتیں کفر تھیں مگر وہ خلوص دل سے اظہار عشق کر رہا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ ادا پسند تھی۔

۱۶۔ چون کہ موسیٰؑ این عتاب از حق شنید در بیابان از پی چوپان دوید

ترجمہ:

جب موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے یہ عتاب سنا تو چرواہے کے پیچھے صحرا میں دوڑے۔

تشریح:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آنے کے بعد حضرت موسیٰؑ کو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک چرواہے کا مقام کیا ہے۔اس لئے وہ اس کے پیچھے صحرا میں دوڑے تا کہ اس کو منا لائیں۔

۱۷۔ عاقبت دریافت او را و بدید گفت مژدہ دہ کہ: دستوری رسید

ترجمہ:

بالآخر اس (حضرت موسیٰؑ) نے اسے ڈھونڈ لیا اسے خوشخبری سنائی کہ حکم آیا ہے۔

تشریح:

حضرت موسیٰؑ چرواہے کی تلاش میں صحرا کی طرف گئے بالآخر اسے ڈھونڈا اور خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے۔

۱۸۔ ہیچ آدابی و ترتیبی مجوی ہر چہ می خواہد دل تنگت بگوی!

www.downloadclassnotes.com

**ترجمہ:**

تم کسی آداب اور ترتیب کو نہ ڈھونڈ و جو کچھ تمہارے دکھی دل میں آتا ہے کہو۔

**تشریح:**

حضرت موسیٰؑ نے چرواہے کو کہا تم اللہ تعالیٰ کے عاشق ہو تمہاری ہر بات خدا تعالیٰ کو پسند ہے تمہارے لئے کسی آداب وترتیب کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری نہیں۔ جو کچھ تمہارے غمگین دل میں آتا ہے کہو۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری یہ ادا پسند ہے۔

☆☆☆

## تمرین کا حل

(۱)

**سوال ۱: چرواہا کیا کہہ رہا تھا؟**

**جواب:** چرواہا خدا سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا کہ اے خدا تم کہاں ہو؟ میں تمہاری خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں تمہارے جوتے سیوں، تمہارے سر کو کنگھی دوں، تمہارے چھوٹے چھوٹے ہاتھ چوموں، تمہارے ننھے منے پاؤں ملوں۔ جب سونے کا وقت ہو تو تمہارا بستر صاف کروں۔ اگر تم بیمار ہو جاؤ تو اپنوں کی طرح تمہاری دیکھ بھال کروں۔ اے خدا تم پر میری جان، میرے فرزند اور میرا گھر بار قربان۔ تم پر میری تمام بکریاں فدا۔ بکریوں کو ہانکنے کیلئے میں جو آوازیں دیتا ہوں وہ سب بھی تمہاری یاد میں ہیں۔

**سوال ۲: حضرت موسیٰؑ نے اس سے کیا کہا؟**

**جواب:** حضرت موسیٰؑ نے جب چرواہے کی بیہودہ باتیں سنیں تو اسے مخاطب کر کے کہا کہ اے فلاں شخص تم کس سے یہ باتیں کر رہے ہو؟ تم پاگل ہو گئے ہو تم مسلمان نہیں ہوئے بلکہ کافر ہو گئے ہو۔ اگر تم نے ایسی باتیں کرنے سے گریز نہ کیا تو خدا تعالیٰ کی جانب سے آگ آئے گی جو مخلوق کو جلا دے گی۔

**سوال ۳: حضرت موسیٰؑ پر کیا وحی آئی؟**

**جواب:** حضرت موسیٰؑ پر وحی آئی کہ تم نے ہمارے بندے کو ہم سے کیوں جدا کر دیا۔ تم لوگوں کو میرے ساتھ ملانے کیلئے آئے ہو مجھ سے جدا کرنے کیلئے نہیں آئے۔ ہم ظاہر کو نہیں دیکھتے اور نہ ہی زبانی باتیں دیکھتے ہیں بلکہ ہم تو باطن کو دیکھتے ہیں اور دل کے حال پر نظر رکھتے ہیں۔

**سوال ۴: آخری شعر کی تشریح لکھیے۔**

**جواب:** حضرت موسیٰؑ نے چرواہے کو کہا تم اللہ تعالیٰ کے عاشق ہو تمہاری ہر بات خدا تعالیٰ کو پسند ہے تمہارے لئے کسی آداب وترتیب کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری نہیں۔ جو کچھ تمہارے غمگین دل میں آتا ہے کہو۔ اللہ تعالیٰ کو تمہاری یہ ادا پسند ہے۔

**سوال ۵: یہ اشعار کس صنف سخن میں لکھے گئے ہیں؟**

**جواب:** یہ اشعار صنف سخن ''مثنوی'' میں تحریر کئے گئے ہیں۔

☆☆☆

(۲)

**سوال ۱: مندرجہ ذیل الفاظ کے اجزا الگ الگ کیجیے اور ان کے معانی لکھیے۔**

شبانی۔ دشکست۔ یادت۔ کردی۔ مجوی

| | | |
|---|---|---|
| **جواب:** ۱۔شبانی | شبان+ی | ایک چرواہا |
| ۲۔دستکت | دست+ک+ت | تیرے چھوٹے چھوٹے ہاتھ |
| ۳۔یادت | یاد+ت | تیری یاد |
| ۴۔کردی | کرد+ی | تو نے کیا |
| ۵۔مجوی | م+جو+ی | نہ ڈھونڈ |

**سوال۲: مندرجہ ذیل افعال کے مصادر اور مضارع لکھیے۔**

**دوزم۔سوختی۔بدرید۔نگریم۔مجوی**

جواب:

| افعال | مصادر | مضارع |
|---|---|---|
| ۱۔دوزم (میں سیئوں) | دوختن (سینا) | دوزد (وہ سیتا ہے) |
| ۲۔سوختی (تو نے جلایا) | سوختن (جلنا، جلانا) | سوزد (وہ جلاتا ہے) |
| ۳۔بدرید (اس نے پھاڑا) | دریدن (پھاڑنا) | درد (وہ پھاڑتا ہے) |
| ۴۔ننگریم (ہم نہیں دیکھتے) | نگریستن (دیکھنا) | نگرد (وہ دیکھتا ہے) |
| ۵۔مجوی (تو نہ ڈھونڈ) | جوئیدن (ڈھونڈنا) | جوید (وہ ڈھونڈتا ہے) |

**سوال۳: مولانا جلال الدین رومیؒ پر ایک جامع نوٹ لکھیے۔**

**جواب:** **مولانا جلال الدین رومیؒ**

مولانا جلال الدین رومیؒ ۶۰۴ہجری میں بلخ میں پیدا ہوئے۔آپ کا نام محمد اور لقب جلال الدین تھا۔آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ روم (ترکی) میں گزرا اس مناسبت سے آپ کو مولانا روم بھی کہتے ہیں۔آپ کے والد کا نام محمد بن حسین تھا جو سلطان العلماء بہاء الدین ولد کے لقب سے مشہور تھے اور اپنے عہد کے عظیم علماء اور واعظین میں شمار ہوتے تھے۔تصوف و عرفان سے ان کو گہرا لگاؤ تھا اور وہ شیخ نجم الدین کبری کے خلفاء میں سے تھے۔مولانا کے آباؤ اجداد عربی النسل تھے اور عرب سے آ کر بلخ میں آباد ہوئے تھے۔آپ کا خاندان علم و فضل کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔آپ کے والد نے سلطان محمد قطب الدین خوارزمشاہ سے اختلاف کے باعث بلخ سے ہجرت کی اور نیشاپور،بغداد اور دمشق گئے۔فریضہ حج ادا کیا۔موجودہ ترکی کے شہر قونیہ میں سکونت پذیر ہوئے۔

مولانا جلال الدین رومیؒ نے عقلی و نقلی علوم اپنے والد محترم سے پڑھے۔والد کی وفات کی بعد ان کے عزیز شاگرد شیخ برحان الدین محقق ترمذی سے کسب فیض حاصل کیا۔دمشق اور حلب کے مدارس میں تعلیم مکمل کی اور دوسرے علماء کی طرح درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔وہ اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم دین، عظیم مفتی اور مقبول ترین واعظ تھے۔سن ۶۴۲ ہجری میں مولانا جلال الدین رومی کی ملاقات قونیہ میں حضرت شمس الدین تبریزی جیسے صوفی اور عارفِ کامل سے ہوئی جس سے آپ کی زندگی کا رخ بدل گیا۔آپ ریاضت اور مجاھدہ میں مشغول ہو گئے۔درس و وعظ کی مصروفیات ترک کر دیں اور شب و روز شمس تبریزی کی محبت میں سرمست رہنے لگے۔پیر و مرشد کی نظر کرم کے باعث روحانیت کے اعلیٰ ترین مراتب پر فائز ہوئے۔

اہلِ قونیہ مولانا کی اس قلبی کیفیت کو دیکھ کر سخت رنجیدہ ہوئے اور شمس تبریزی کو برا بھلا کہنے لگے۔اھل ظاہر کی مخالفت بڑھی تو شمس تبریزی وہاں سے دفعتاً غائب ہو گئے اور کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ کہاں گئے۔مولانا کو اپنے پیر کی صحبت سے محروم ہو جانے کا بہت دکھ تھا۔شمس تبریزی کے بعد آپ کی توجہ ایک شخص صلاح الدین زرکوب کی طرف ہوئی۔مولانا کو ان کی صحبت میں ایک گونہ اطمینان حاصل ہوا۔مولانا جلال الدین رومیؒ نے ۶۷۲ ہجری میں قونیہ میں وفات پائی اور وہیں دفن ہوئے۔تصوف کا سلسلہ مولویہ آپ ہی سے منسوب ہے۔

مولانا جلال الدین رومیؒ کا شمار فارسی کے عظیم ترین شعراء میں ہوتا ہے۔ فکری وفنی اعتبار سے آپ کا کلام غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ آپ کی اہم ترین تخلیق "مثنوی معنوی" ہے جو ۲۶ ہزار اشعار اور چھ دفتروں پر مشتمل ہے۔ یہ اسلامی تصوف پر سب سے جامع اور مؤثر ترین مثنوی ہے۔ جس نے علامہ اقبالؒ جیسے عظیم مفکر کو اتنا متاثر کیا کہ وہ اپنے آپ کو مولانا رومی کا ادنیٰ عقیدت مند اور مرید کہنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

مثنوی معنوی ۶۵۸ ہجری سے ۶۶۶ ہجری تک کے درمیانی عرصے میں مکمل ہوئی مثنوی کی سب سے اہم خصوصیت مولانا کا طرزِ استدلال اور سمجھانے کا طریقہ ہے۔ مولانا کو یہ احساس ہے کہ فلسفیانہ موضوع کی گہرائی کے باعث آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لیے وہ جب کوئی بحث چھیڑتے ہیں تو اسے تشبیہوں اور تمثیلوں کے ذریعے قارئین کے ذہن میں جاگزین کرتے ہیں۔ جا بجا سمجھانے کی غرض سے مثالیں اور دلچسپ حکایات دی گئی ہیں۔ مثنوی کے مضامین میں روایتی تسلسل نہیں ہے اور نہ ہی عام روش کے مطابق باب بنائے گئے ہیں اس لیے اس میں بناوٹ کا قطعاً کوئی احساس نہیں ہوتا۔ روح انسانی، عشق، وحدت الوجود اور جدوجہد مثنوی کے اہم موضوعات ہیں۔

مثنوی معنوی کے علاوہ مولانا رومی کے اشعار پر مشتمل ایک دیوان بھی ہے جس کا نام دیوان شمس تبریزی ہے۔ یہ دیوان غزلوں اور رباعیوں پر مشتمل ہے۔ اس میں تقریباً ساٹھ ہزار ابیات ہیں۔ آپ کے اشعار میں سادگی، سلاست، درد وسوز، کیف ومستی اور موسیقیت کا عنصر پایا جاتا ہے۔ مولانا رومی کے ملفوظات کا مجموعہ "فیہ مافیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کا شمار دنیا کے عظیم مفکروں میں ہوتا ہے۔ نہ صرف جہانِ اسلام بلکہ یورپ کے اربابِ دانش نے بھی آپ کی عظمتوں کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

☆☆☆☆

# معروضی سوالات

## 1: کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☆ ہر سوال کے نیچے چار ممکنہ جواب دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک جواب درست ہے۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے:

1- ☆ مولانا جلال الدین رومیؒ کہاں دفن ہیں؟
(الف) ایران میں (ب) ترکی میں ✓ (ج) بحرین میں (د) شام میں

2- ☆ مثنوی معنوی کے کتنے دفتر ہیں؟
(الف) چار (ب) چھ ✓ (ج) آٹھ (د) دس

3- ☆ مولانا جلال الدین رومیؒ پیدا ہوئے؟
(الف) روم میں (ب) قونیہ میں (ج) بلخ میں (د) نیشاپور میں ✓

4- ☆ مولانا جلال الدین رومیؒ کا دیوان کتنے ابیات پر مشتمل ہے؟
(الف) دس ہزار (ب) بیس ہزار (ج) چالیس ہزار (د) ساٹھ ہزار ✓

5- ☆ حکایت "موسیٰ وشبان" کس مثنوی سے لی گئی ہے؟
(الف) مثنوی ہفت پیکر (ب) مثنوی معنوی ✓ (ج) مثنوی پنج گنج (د) مثنوی شاھنامہ فردوسی

☆☆☆☆☆